Www.Ahlehaq.Com

تحذیر النّاس

میری نظر میں

پیر محمد کرم شاہ الازہری
سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا

ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ ○ لاہور

Www.Ahlehaq.Com

تحذیر النّاس

میری نظر میں

پیر محمد کرم شاہ الازہری
سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا

ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ ۔ لاہور

Www.Ahlehaq.Com

جملہ حقوق محفوظ

تصنیف ———— تحذیر الناس میری نظر میں
مصنف ———— پیر محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ
مطبع ———— کاروال پریس لاہور
طبع اوّل ———— اگست ۱۹۸۶ء
قیمت ———— ۵/- روپے
ناشر ———— ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ
لاہور ۲
فون : ۶۳۴۶۴

www.Ahlehaq.com

تحذیر الناس
میری نظر میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلی الصمد۔ القوی ذی العزۃ والمجد۔ رب السمٰوٰت والارض۔ الخالق الکون بالحکمۃ الباھرۃ والقدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔ واشہد ان سید الانس والجان۔ حبیب الرحمٰن محمداً عبدہٗ ورسولہ ونبیہ ونجیّہ۔

اللھم اجعل فضائل صلواتک وشرائف زکواتک ونوامی برکاتک علی سیدنا ومولانا وقرۃ عیوننا ونور افئدتنا محمد الحامد المحمود وعلی آلہ اھل الکرم والجود واصحابہ واعوانہ فی رفع کلمۃ الاسلام الی الیوم الموعود (اللھم) فاطر السمٰوٰت والارض انت ولیّ فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین ثم آمین۔

www.Kitabosunnat.com

امابعد:۔

آج سے تقریباً اکیس بائیس سال قبل موضع رتو کالا کے ایک مولوی کال دین صاحب نے مجھے خط لکھا اور استفسار کیا کہ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کے بارے میں اپنی رائے سے انہیں آگاہ کروں شائد اس وقت ہی مجھے تحذیر الناس کے مطالعہ کا پہلی مرتبہ موقع ملا۔

ان ایام میں دیوبندی مسلک سے اپنے آپ کو منسوب کرنے والے چند متشدد قسم کے مولویوں نے بڑے زور وشور سے اپنے عقائد اور نظریات کا پرچار شروع کر رکھا تھا۔ وہ لوگ اپنی تقریروں میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک اور حضورؐ کی صفات کمال کو ہدف تنقید بنایا کرتے تھے۔ کبھی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم خداداد پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے۔ وہ نبی مکرم جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نوید فرمایا: وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (النساء:۱۱۳)

(ترجمہ) اور اتاری ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت اور سکھا دیا آپ کو جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

نیز جس پر نازل کی جانے والی کتاب کی بابت ارشاد ربانی ہے۔

ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ (النحل: ۸۹)

www.Ahlehaq.com

(ترجمہ) اور اتاری ہے ہم نے آپ پر یہ کتاب، جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔
اس تلمیذ رحمٰن اور ان صفات سے متصف جامع اور کامل صحیفہ آسمانی کے حامل نبی کی لاعلمی ثابت کرنے کے لئے آیات پر آیات پڑھی جاتیں اور بڑی ڈھٹائی سے دنیا کو بتایا جاتا کہ دین اسلام کا داعی (العیاذ باللہ) بے علم یا کم علم تھا۔
اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق جب اپنے محبوب کریم کی بارگاہ عالی میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے یا درد وغم کے مارے غلام اپنے رؤف ورحیم آقا کی خدمت میں دردبھری فریاد کرتے تو انہیں مشرک بلکہ ابوجہل اور ابولہب سے بھی بڑے مشرک اور کافر کہا جاتا اور کہتے کہ تم ہزاروں میل دور یہاں سے جنہیں یارسول اللہ کہہ کر پکارتے ہو انہیں تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا۔
نیز سرورِ کون ومکان، ہادی انس وجان کی رفعت شان کے بارے میں علماء اہل سنت، جو احادیث وروایات پیش کرتے ان احادیث کو ماننے سے انکار کر دیا جاتا۔ کسی کو موضوع، کسی کو ضعیف، کسی کو شاذ اور معلل کہہ کر مسترد کر دیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر یا زیادہ سے زیادہ بڑا بھائی کہنے یا کہلوانے پر اصرار کیا جاتا اور یہ کہنے اور غرانے والے وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے اور اس مکتب

کے علماء کی طرف اپنی نسبت تلمذ پر اتراتے اور فخر کرتے۔

سب اہل دل کے لئے یہ صورت حال از بس تکلیف دہ تھی۔ایک تو محبوب رب العالمین سے فرزندان اسلام کی عقیدت و محبت کو گھٹانے کی مذموم کوشش کی جا رہی تھی۔ وہی محبت وعقیدت جس کے بغیر ایمان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اس حقیقت کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان روح پرور کلمات سے بیان فرمایا۔

والذی نفس محمد بیدہ لا یکون احدکم مومنا حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

(ترجمہ) "قسم ہے مجھے اس خداوند ذوالجلال کی! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت، اس کے والد، اس کے بیٹے سے اور دنیا جہان کے تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو"

عشق مصطفوی کا یہی جذبہ تھا جس کے سہارے امت نے پوری چودہ صدیاں ہر قسم کے آرام ومصائب کا جوانمردی سے مقابلہ کیا، یہی وہ ہتھیار تھا جس کی قوت سے اہل حق نے افرادی قلت، مادی وسائل کی کمیابی کے باوجود ہر میدان میں باطل کی طاغوتی قوتوں کو شکست فاش دی۔ شمع اسلام کو بجھانے کے لئے امڈ امڈ کر آنے والے ہر طوفان کا منہ

www.Ahlehaq.Com

پھیر دیا۔

یہ منظر دیکھ کر دل کانپ اٹھتا تھا کہ جن منبروں پر کھڑے ہو کر باعث ایجاد کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کی جاتی تھی اب انہیں منبروں پر بیٹھ کر اور جھوم جھوم کر آیات قرآنی اور احادیث نبوی پڑھ پڑھ کر ہم سے یہ ہتھیار چھیننے کی نامسعود مساعی کی جارہی ہیں اور عشق کی آتش باطل سوز کو بجھا کر مسلمانوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دینے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔

ان المناک مناظر کے علاوہ اس امر کا احساس بھی روحوں کو غمزدہ اور نڈھال کر رہا تھا کہ باطل تو اپنی شیرازہ بندی کر رہا ہے اور اپنی بکھری ہوئی صفوں کو درست کر رہا ہے ادھر اسلام کا دعویٰ کرنے والے، اسلام کے نام پر اسلام کے حصار میں شگاف درشگاف کرتے چلے جارہے ہیں یہ صورتحال مجھے اور میرے جیسے انگنت مسلمانوں کو بے قرار اور بے چین کر رہی تھی یہ روح فرسا حالات تھے جن میں مجھے تحذیر الناس کے مطالعہ کا موقع ملا اس میں جب میں نے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے خیالات پڑھے تو یہ معلوم کر کے میری خوشی کی حد نہ رہی کہ جن عقائد کی بنا پر دیوبندی مکتب فکر کے پرجوش مبلغین، امت مسلمہ پر شرک وکفر کی بوچھاڑ کر رہے ہیں ان عقائد کا اقرار تو بانی دار العلوم دیوبند

www.ahlehaq.com

خودکر رہے ہیں۔ بڑی شدومد اور بڑے ذوق شوق سے ان کا بار بار تذکرہ کر رہے ہیں اس سے مجھے دوگونہ مسرت ہوتی۔ ایک تو اس لئے کہ ہم اہلسنت جو غلامیٔ مصطفیٰ اور عشق حبیب کبریا کو اپنے لئے دارین کی سعادت اور نجات کا باعث سمجھتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ان کے عقائد عین حق اور صحیح ہیں۔ ان کی تصدیق آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور علماء ربانیین کے اقوال کے علاوہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی اپنی اس مختصر کتاب میں بار بار کر رہے ہیں۔

خوشی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ خلیج جو لمحہ بہ لمحہ وسیع سے وسیع تر ہو کر افراد ملت کو ایک دوسرے سے دور کرتی جا رہی تھی اس کو پاٹنے کے لئے سامان مل گیا۔ ہم ان بھائیوں کو جو کسی کے بہکانے سے قافلہ عشق و مستی سے اپنا رشتہ توڑ چکے ہیں اور اسلام کے سچے شیدائیوں پر کفر و شرک کی تہمتیں لگا رہے ہیں انہیں مولانا نانوتوی کے ان ارشادات سے روشناس کر کے اتحاد کی دعوت دے سکیں گے۔

آپ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے شخص کے لئے یہ دوگونہ مسرت کتنا قیمتی سرمایہ ہے جس کی ساری عمر ملت اسلامیہ کے پیرہن میں جو چاک اس کو نظر آتے ہیں ان کو رفو کرنے میں بیتی ہو، جس نے اپنی زبان اور اپنا قلم، دلوں کو توڑنے کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو

www.Ahlehaq.com

جوڑنے، بچھڑے ہوتے بھائیوں کو ملانے کے لئے استعمال کیا ہو اور وہ اس کو اپنی زندگی کا مقدس فرض سمجھتا ہو۔ اور اس مشن کو تمام راہیں نبھانے کا متوکلاً علی اللہ تعالیٰ عزم راسخ کر رکھا ہو۔

انہیں مسرت وانبساط کے جذبات کا عکس آپ کو میرے اس مکتوب میں نظر آئے گا جو اس ناچیز نے اکیس بائیس سال قبل رقم کیا تھا۔ ان دو داخلی اسباب کے علاوہ ایک خارجی سبب بھی تھا۔

ان دنوں مرزائیت پر شباب کا عالم تھا۔ پاکستان کی بری۔ بحری۔ فضائی مسلح افواج میں وہ کلیدی مناصب پر فائز تھے۔ سول محکموں میں بھی ان کا اثر ونفوذ حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ان کا بچہ بچہ اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کرنے میں شب وروز مصروف تھا۔ ان کے ہاتھ میں مؤثر ترین ہتھیار تحذیر الناس کی چند عبارات تھیں جن کو وہ اپنے فاسد مقاصد کے لئے توڑ مروڑ کر پیش کرتے اور اس سے اپنے باطل کو تقویت پہنچاتے میں نے ضروری سمجھا کہ ان کے اس ہتھیار کو ان سے چھین لیا جائے یا کم از کم اس کو کند کر دیا جائے تاکہ وہ مسلمانوں کے متاع ایمان کو لوٹ لینے کی جو سازشیں کر رہے ہیں ان میں وہ خائب وخاسر ہو جائیں۔

میں اپنے اس مقالہ کی ابتداء تحذیر الناس کی ان عبارتوں کو بعینہا نقل کرنے سے کرتا ہوں جن سے اہلسنت کے عقائد کی تصدیق وتوثیق ہوتی ہے

www.Ahlehaq.com

شرک وکفر کی مشین گنیں چلانے والوں اور امت مسلمہ میں اپنے مذموم عقائد کے باعث افتراق وانتشار پیدا کرنے والوں کا منہ بند کیا جاسکتا ہے۔

علوم نبوت کا بیان:

یہ ثابت کرنے کے لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ذاتی ہے اور دیگر انبیاء کرام کو نبوت، حضور کی نگاہ فیض اثر کے واسطہ سے ملی ہے اس لئے ان کی نبوت عرضی ہے اس کی دوسری دلیل مولانا یوں تحریر فرماتے ہیں:

"ادھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد عُلِّمْتُ علم الاوّلین والآخرین بشرط فہم اسی طرف مشیر ہے۔ شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ اس ارشاد سے ہر خاص وعام کو یہ بات واضح ہے کہ علوم اوّلین مثلاً اور ہیں۔۔۔ اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور، پر بایں ہمہ قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ ہیں یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور باقی انبیاء کو سمجھئے پر ظاہر ہے کہ سمع وبصر اگر مدرک وعالم ہیں تو بالعرض ہیں ورنہ مدرک حقیقی اور عالم تحقیقی وہ عقل اور نفس ناطقہ ہی ہے اسی طرح عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء اور

www.Ahnafiqaq.com

علماء گذشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں (صفحات ۳۵ تا ۳۶)[1]
اس کے بعد مولانا نانوتوی اپنے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کہ حضورﷺ کی نبوت ذاتی ہے تیسری دلیل بایں الفاظ پیش کرتے ہیں۔

تیسری دلیل:۔

"جب یہ بات ذہن نشین ہو چکی تو خود معلوم ہو گیا ہو گا کہ جب نبوت کمال علمی میں سے ہوئی اور دربارۂ علم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موصوف بالذات ہوئے تو دربارۂ نبوت بھی آپ موصوف بالذات ہوں گے اور آیت و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران: ۸۱) میں جو لفظ مصدق لما معکم ہے تو اس سے بعد لحاظ اس بات کے کہ یہ خطاب تمام انبیاء کرام کو ہے اور کلمہ "ما" اس جگہ ایسا عام ہے کہ تمام علوم اور کتب کو شامل، یہ بات اور بھی مبرہن ہو جاتی ہے کہ نبوت کمالات علمی میں سے ہے اور آپ جامع العلوم ہیں اور انبیاء باقی جامع نہیں" (صفحہ ۴۱،۴۲)
اسی صفحہ پر چند سطور کے بعد دلیل کے عنوان کے نیچے مولانا رقمطراز ہیں۔

---

[1] اس مضمون میں جتنے حوالے درج ہیں ان کے صفحات تحذیر الناس کے اس ایڈیشن کے مطابق ہیں جو مکتبہ حفیظیہ مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے۔

www.Ahlehaq.Com

دلیل ۵: علاوہ بریں حضرات صوفیاء کرام کی یہ تحقیق کہ مربّی روح محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعین اوّل یعنی صفت علم ہے اور بھی اس کے مؤید، ظاہر ہے کہ شاعر کی تربیت سے شعر آوے گا اور طبیب کی تربیت سے فن طب، محدث کی تربیت دربارۂ حدیث مفید ہوگی۔ فقیہ کی دربارۂ فقہ سو جس کی مربّی صفت العلم ہو جو علم مطلق ہے۔ مثل ابصار و اسماع علم خاص و قسم خاص نہیں تو لاجرم فرد تربیت یافتہ یعنی ذات پاک محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی علم مطلق میں صاحب کمال ہو گی اور ظاہر ہے کہ مطلق میں تمام حصص خاصہ جو مقیدات میں ہوتی ہیں مندرج ہوتے ہیں سو یہ بعینہٖ مضمون علمت علم الاولین الخ ہے (ص ۴۱-۴۲)

محترم محشی صاحب دلیل ۵ پر بایں الفاظ حاشیہ رقم کرتے ہیں۔

صوفیاء کرام کا یہ ارشاد روح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مربّی اللہ تعالیٰ کا وصف علم ہے طبیب کی تربیت جب طبیب بنا دیتی ہے تو وصف علم باری سے تربیت پانے والا عالم کامل کیوں نہ ہو۔

جب حقیقت یہ ہے جس کا ان حضرات نے بھی بصراحت اقرار واعتراف کیا ہے تو پھر اس مکتبۂ فکر سے اپنی نسبت بتانے والے مبلغین، اس عالم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمال کو گھٹانے میں اپنی علمی قوتیں کیوں تلف کرتے ہیں اور حضورؐ کے مرتبہ علمی کو کم کرنے کی ناسود

www.Alahazrat.com

مساعی سے اپنی عافیت بگاڑنے کے علاوہ دلدادگان کمالات احمدی
کے دلوں کو کیوں دکھاتے ہیں۔

اس کے بعد کمال علم مصطفوی کو ثابت کرنے کے لئے مولانا نانوتوی
دوسری دلیل یوں تحریر فرماتے ہیں۔

دلیل ۲: اور یہی وجہ ہوئی کہ معجزہ خاص جو ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری
بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں
رہتا ہے مثل غایات خاصہ گاہ و بے گاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔ ہمارے
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن ملا۔ جو تبیانا لکلِ شیئٍ ہے تاکہ
معلوم ہو کہ آپ اس فن میں یکتا ہیں۔ (ص ۴۲)

بطور مشتے نمونہ از خروارے یہ چند حوالے تحذیر الناس سے،
سرور کون و مکان، باعث ایجاد زمین و زمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بحر علم و حکمت کی بیکرانیوں کے بارے میں نقل کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ
جو عالم الغیب و الشہادۃ ہے اس کی صفت علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
روح پر فتوح کی مربی ہے استاد بھی بالاتفاق علم مطلق کی صفت سے
متصف ہے تو اس کے تلمیذ میں اس کے کمال علمی کی جلوہ سامانیوں کا عالم
کیا ہو گا اور کون بدنصیب ہے جو اس میں شبہ کرے گا ایسی ذات پاک
جس کا استاد بھی کامل ہے اور ہر نقص اور ہر عیب سے منزہ ہے اس

www.alahazratnetwork.org

ذات کے علمی کمالات کا کون منکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ ایسا شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی ہونے کا بھی دعویدار ہو۔لیکن اس قسم کی بوالعجبیاں آجکل عام اور بکثرت ہیں اور اپنی کثرت کی وجہ سے باعث حیرت و تعجب بھی نہیں رہیں بلکہ کل جدید لذیذ کے مطابق کم فہم بلکہ خفتہ بخت لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے لگی ہیں۔اگر ان میں یہ جرأت نہیں تھی کہ فلک علم و عرفان کے اس نیر تاباں کی ضیاء پاشیوں سے اپنی عقل اور اپنے قلب کی آنکھوں کو بینا کر سکیں تو اپنی نارو انسبت سے اپنے اساتذہ کرام کی بدنامی کا باعث تو نہ بنتے۔

دوسرا سوال: جس کا جواب تحذیر الناس کے حوالوں سے پیش کرنا مقصود ہے یہ ہے کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں سے دور اور ان سے بے خبر ہیں نہ ان کو جانتے ہیں اور نہ ان کے صلوٰۃ و سلام کو سنتے ہیں یا حقیقت اس کے برعکس ہے۔

یہ مدعیان علم و دانش جو اپنے آپ کو دیوبندی کہنے اور کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں جنہیں غلامی مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا سے زیادہ اس بات پر ناز ہے کہ وہ علماء دیوبند کے غلام بے دام ہیں یہ لوگ اگر کسی امتی کو اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ عالی میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہوئے سنتے ہیں تو ازبس برافروختہ ہو کر اس مسکین پر فوراً شرک

www.Ahlehaq.com

کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ اور اگر ان کا بس چلے تو وہ شمع جمال مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے ان دل سوختہ پروانوں کو بیک بینی و دوگوش حلقۂ ایمان و اسلام سے خارج کر کے دم لیں۔ شکر ہے کہ یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں کے دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

آیئے! دیکھیں کہ حضرت مولانا نانوتوی، جن کو فرطِ عقیدت و محبت سے قاسم العلوم والخیرات کے عظیم لقب سے تقریروں اور تحریروں میں یاد کیا جاتا ہے وہ اپنی اس تصنیف میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

آیت ختم نبوت کا مفہوم:

حاصل مطلب آیت کریمہ کا اس صورت میں یہ ہو گا کہ ابوۃ معروفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے انبیاء کی نسبت تو لفظ خاتم النبیین شاہد ہے کیونکہ اوصاف معروض اور موصوف بالعرض، موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں جو موصوف بالذات اوصاف عدد بہ کی اصل ہوتا ہے اور وہ اس کی نسل اور ظاہر ہے کہ والد کو والد

www.Ahlehaq.com

اور اولاد کو اولاد اسی لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ اس سے پیدا ہوتے ہیں وہ فاعل ہوتا ہے چنانچہ والد کا اسم فاعل ہونا اس پر شاہد ہے اور یہ مفعول ہوتے ہیں چنانچہ اولاد کو مولود کہنا اس کی دلیل ہے سو جب ذات بابرکات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی اور انبیاء باقی موصوف بالعرض۔ تو یہ بات اب ثابت ہوگئی کہ آپ والد معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں اولاد معنوی۔ اور امتیوں کی نسبت لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غور کیجئے تو یہ بات واضح ہے۔

آیت النبی اولیٰ الخ سے تائید نیز اس آیت کا مفہوم

آیت النبی اولیٰ بالمومنین ملانے کی ضرورت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صغریٰ بنایئے اور النبی اولیٰ بالمومنین کو کبریٰ۔ دیکھئے یہ نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں صورت اس کی یہ ہے کہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم کو بعد لحاظ صلہ "من انفسہم" کے دیکھئے۔ تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے۔ اور اگر بمعنی احب اور اولیٰ بالتصرف ہو تب بھی یہ بات لازم ہوگی۔ کیونکہ احببیت اور اولویت بالتصرف کے لئے اقربیت تو وجہ

ہو سکتی ہے پر بالعکس نہیں ہو سکتا۔ دلیل سنیئے۔ کہ الیسی اقربیت جو
اپنی حقیقت سے بھی زیادہ ہو بجز موصوف بالذات کے موصوف بالعرض
یا وصف عارض کی نسبت ہوتا ہے اور کسی کو کسی کے ساتھ حاصل نہیں
کیونکہ ربط افاضہ اگر بین الشیئن نہیں تب تو باعتبار اصل حقیقت استثناء
اور تباین ہو گا اگرچہ دونوں ایک موصوف میں اتفاقاً مجتمع ہوں اتنا قرب
کجا، اور اگر ربط افاضہ بین الشیئین ہے یعنی ایک موصوف بالذات اور دوسرا
بالعرض تو لاجرم موصوف بالعرض کے ساتھ بحیثیت وصف عارض اور
خود وصف عارض محتاج موصوف بالذات ہوتے ہیں۔ سو وصف عارض
کو جو کچھ تشخص حاصل ہوتا ہے بعد تحقق حاصل ہوتا ہے۔ (صفحہ ۵۰-۴۸)
لفظ اولیٰ کا معنی اقرب ہی زیادہ مناسب ہے۔ غرض اولیٰ بمعنی اقرب
ان دو معنوں کو مستلزم ہے اور یہ دونوں اس کے منافی نہیں بلکہ اس کے
تحقق پر اسی طرح دال ہیں جیسے نور آفتاب طلوع آفتاب پر دلالت
کرتا ہے سو جیسے طلوع آفتاب وجود نور پر مقدم ہے ایسے ہی اولویت،
بمعنی اقربیت، تحقق اولویت بالتصرف اور اولویت بمعنی احبیت پر
مقدم ہوگی غرض اقربیت مذکور کا مابین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
امت مرحومہ ہونا بایں طور کہ آپ اقرب الامۃ المرحومۃ من انفسہم
ہوں ضرور ہے[1] اور یہ بجز اس کے متصور نہیں کہ آپ علت ہوں اور

[1] اس عربی عبارت کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ سے ان (باقی ص)

www.Ahlehaq.Com

امت مرحومہ اُغنی مومنین معلول۔ اور ظاہر ہے کہ معلول میں جو کچھ ہوتا ہے فیض علت اور عطائے علت ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے صیغہ مفعول تجویز کیا گیا ہے۔ اس صورت میں علت میں ضرور ہے کہ وہ فیض ذاتی ہو۔ ورنہ وہاں بھی عرضی ہو تو کوئی اور بھی مفیض حقیقی ہو گا کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وصف عرضی خود بخود ہو جائے کوئی موصوف بالذات ضرور ہے۔ سو وہی ہمارے نزدیک علت اصلی ہے۔

الغرض لفظ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مترادف نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا متضمن معنی نبی اللہ کو ہے جب صغریٰ بنایئے تو بوجہ اجتماع شرائط ضروریہ جو شکل اول میں ہونی چاہئیں یہ نتیجہ نکلے گا محمد اولیٰ بالمومنین من انفسہم؂

ایمان بالذات اور ایمان بالعرض:

اور یہ بات اس بات کو مستلزم ہے کہ وصف ایمانی آپ میں بالذات ہو اور مومنین میں بالعرض۔ آپ اس امر میں مومنین کے حق میں والد معنوی ہیں یعنی اوروں کا ایمان آپ کے ایمان سے پیدا ہوا ہے آپ کا ایمان

(حاشیہ ص) ان کے نفسوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

؂ اس عربی جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے نفسوں سے بھی زیادہ انکے قریب ہیں۔

اور دل کے ایمان کی اصل ہے، اور دل کا ایمان آپ کے ایمان کی نسل۔ اس تقریر پر وجہ عطف مذکور اور استدراک مستور خوب واضح ہو گئی اس لئے اس مضمون کو یہیں ختم کرتا ہوں (صفحہ ۵۴-۵۳)

سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو تعلق اپنی امت مرحومہ کے ساتھ ہے اس کو آپ نے ان اقتباسات میں واضح کیا ہے۔ اس آیت یعنی النبی اولی بالمومنین سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ انتہائی قرب حاصل ہے جو ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولی بمعنیٰ اقرب ہے۔

جب مولانا نانوتوی کا ایمان و اعتقاد یہ ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے امتیوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور یہی عقیدہ وایمان ہم اہلسنت کا ہے اگر اس عقیدہ کے باعث ہم پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ داغا جاتا ہے تو مولانا پر یہ فتویٰ کیوں عائد نہیں کیا جاتا باوجودیکہ انہوں نے بار بار اس عقیدہ کا ذکر کیا ہے کبھی اردو میں، کبھی عربی میں، کبھی نثر میں، کبھی نظم میں۔ نہ ان سے موحد ہونے کا سرٹیفکیٹ واپس لیا گیا ہے۔ نہ ان پر جادہ حق وصواب سے انحراف کا الزام لگایا گیا ہے ایک حقیقت

www.alahazratnetwork.com

حقیقت پسند انسان کا ذہن اس جانبداری پر کیوں نہ چکرا جائے بلکہ وہی زبانیں اور وہی قلمیں جو غلامان حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عقیدہ کے باعث ابولہب اور ابوجہل سے زیادہ مشرک اور کالے کافر کے القاب سے نوازتی ہیں وہ مولانا کو اس عقیدہ کے باوجود قاسم العلوم والخیرات کے پر جلال لقب سے ملقب کرتی ہیں یہ بے دردی اور بے انصافی ہم غریبوں سے کیا اسلئے روا رکھی جاتی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔

سے

مغز قرآن، روح ایمان، جان دین

ھست حب رحمۃ للعالمین

ترجمہ: قرآن کریم کا مغز، ایمان کی روح، دین کی جان، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

ہم اہل سنت اپنے آقا اور اپنے ہادیٔ برحق کو اپنی جانوں سے بھی قریب تر سمجھتے ہیں اور مولانا نانوتوی کی تحقیق کا نتیجہ بھی یہی ہے اسلئے بارگاہ رسالت میں ہم صلوٰۃ وسلام بھی عرض کرتے ہیں اور شفاعت کیلئے التجا بھی کرتے ہیں جیسے صحابہ کرام، علماء ربانیین، متقدمین و متاخرین کا معمول رہا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ ابن کثیر نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر میں حضرت سواد بن قارب رضہ

www.Aalehazrat.com

کا واقعہ لکھا ہے جس کا لفظی ترجمہ پیش خدمت ہے حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں ایک روز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے آپ نے پوچھا تم میں سواد بن قارب ہے؟ خاموشی طاری رہی آئندہ سال آپ نے پھر یہی سوال دہرایا میں نے عرض کیا یہ سواد کون صاحب ہیں فرمایا ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب وغریب ہے۔ اسی اثنا میں حضرت سواد بھی آ پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سواد! اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ سواد بولے۔ اے امیرالمومنین میں ہند میں تھا۔ ایک جن میرے تابع تھا ایک شب میں سویا ہوا تھا۔ اس جن نے آکر مجھے خواب میں کہا اٹھو اور میری بات غور سے سنو۔ اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لوئی بن غالب سے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے دوڑو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ تین رات یونہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی میں اونٹنی پر سوار ہوکر مکہ مکرمہ پہنچا وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور کے آس پاس حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔

جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا مرحبا بیا سواد بن قارب قد علمنا ما جاء بٹ کہ اے سواد! خوش آمدید۔ جو تجھے لے آیا ہے ہم اس کو بھی جانتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے چند شعر نظم کئے ہیں اجازت ہو تو پیش کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔

www.AhlehaqQ.com

انہوں نے قصیدہ پیش کیا ابتدا میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا پھر بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ چند شعر آپ بھی سنیئے۔

؎ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ
وَاَنَّكَ مَامُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔

؎ وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً
اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبِ

(ترجمہ) اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند! تمام رسولوں سے آپ کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں زیادہ قریب ہے۔

؎ فَمُرْنَا بِمَا يَاْتِيْكَ يَا خَيْرَ مُرْسَلٍ
وَاِنْ كَانَ فِيْمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

(ترجمہ) جو وحی آپ کے پاس آتی ہے آپ ہمیں اس کا حکم دیجئے ہم حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں گے خواہ تعمیل حکم میں ہمارے بال بھی سفید ہو جائیں۔

؎ وَكُنْ لِّيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ

www.Ahlehaq.Com

(ترجمہ) یا رسول اللہ! اس روز سواد بن قارب کی شفاعت فرمائیں جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کسی کی شفاعت سواد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

ایمان ویقین، عشق ومحبت سے لبریز یہ اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور مجھے فرمایا (فلحت یا سواد!) اے سواد! تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ الطیب النغم میں اپنے اس شعر میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اطیب النغم

وَاَنْتَ شَفِیْعٌ یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ

بِمُغْنٍ کَمَا اَثْنٰی سَوَادُ بْنُ قَارِبٍ

(ترجمہ) آپ قیامت کے روز جبکہ کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت نفع نہیں دے گی آپ اس روز شفاعت فرمائیں گے جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی جس طرح حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ثنا گستری کرتے ہوئے کہا ہے۔

امام شرف الدین بوصری رحمۃ اللہ علیہ صاحب قصیدہ بردہ محتاج تعارف نہیں۔ عالم اسلام کے تمام علماء ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں وہ عرض کرتے ہیں۔

www.Ahlehaq.com

؎ یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

(ترجمہ) "اے ساری مخلوق سے زیادہ کریم! آپ کے سوا میرا کون ہے جس کے دامن میں ہجوم مصائب کے وقت میں پناہ لوں"۔

فخرِ دودمان فاروقی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ رسالت پناہ میں اطیب النغم کے عنوان سے ایک گلدستہ محبت وعقیدت پیش کیا ہے اس کے چند گلوں کی مہک سے آپ بھی لطف اندوز ہوں۔ عرض کرتے ہیں۔

؎ وَاَنْتَ مُجِیْرِیْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّۃٍ
اِذَا نَشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرُّ الْمَخَالِبِ

(ترجمہ) یارسول اللہ آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کرکے آجاتے اور اپنے اذیت ناک تیز پنجے میرے دل میں گاڑ دے۔

؎ فَمَا اَنَا اَخْشٰی اَزْمَۃً مُدْلَهِمَّۃً
وَلَا اَنَا مِنْ رَیْبِ الزَّمَانِ بِرَاهِبٍ

پس میں تاریک اور سیاہ سختیوں سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی میں زمانہ کی گردش سے خوفزدہ ہوں۔

www.Ahlehaq.Com

ع فَاِنِّی مِنکُم فِی قِلَاعٍ حَصِینَۃٍ
وَحَدِحَدِیدٍ مِنْ سُیُوفِ الْمُحَارِبِ

(ترجمہ) یارسول اللہ! کیونکہ میں حضورؐ کی نگاہ کرم کے مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوں اور جنگ کرنے والے کی تلوار کے درمیان اور میرے درمیان ایک آہنی دیوار حائل ہے۔

آیئے! ترجمان حقیقت، حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہمنوا ہو کر یہ عرض کریں۔

ع مسلماں آں فقیرے کج کلاہے
رمید از سینۂ او سوز آہے
دلش نالد چرا نالد نداند
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

ترجمہ: مسلمان وہ فقیر کج کلاہ جس کے سینہ سے آہ و فغاں کا سوز بھاگ گیا ہے اس کا دل محو گریہ ہے وہ کیوں گریاں ہے؟ وہ یہ نہیں جانتا یارسول اللہ اس پر نگاہ کرم فرمائیں اس پر نظر عنایت فرمائیں۔

کیوں نہ اس بحث کا اختتام حضرت مولانا نانوتوی کے اس شعر سے کریں۔

ع کرم کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

www.Ahlehaq.com

مولانا کے مندرجہ بالا اقتباسات سے اور النبی اولی بالمومنین کی تفسیر سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حضور جان عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اپنے امتیوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں پھر آپ کی بارگاہ جود و عطا میں فریاد کیوں نہ کی جائے اور جب صحابہ اور علماء ربانیین کا یہ معمول رہا ہے پھر فریاد کرنے میں آخر حرج کیا ہے۔

کمالات مصطفوی کا کھلا اعتراف:

پہلے ہم ان کمالات احمدی کا ذکر کرتے ہیں جو مصنف تحذیر الناس نے اپنی اس تصنیف میں بیان کئے ہیں جن کو اہل سنت نور روز اوّل سے ہی اپنے ایمان کی جان اور اپنے عقیدہ کی روح یقین کرتے ہیں البتہ مولانا کے قائم کئے ہوئے دار العلوم سے اپنے آپ کو منسوب کرنے والے کئی حضرات ان کا انکار کیا کرتے ہیں اور ایسی تمام احادیث و روایات کو بس چلے تو موضوع ورنہ ضعیف اور معلل کہنے سے گریز نہیں کرتے۔

ہم ان کے افادہ کے لئے اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے تحذیر الناس سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں تاکہ مولانا نانوتوی سے حسن عقیدت کا دعویٰ کرنے والے جمال محمدی کی وادی ایمن میں چمکنے اور دمکنے والے انوار کا مشاہدہ کرنے کے قابل ہو جائیں اس سے باہمی

کشمکش بھی ختم ہو جائے گی اور اپنے محبوب ہادی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق خاطر میں وہ پختگی پیدا ہو جائے گی کہ کوئی خطرناک بھونچال بھی اس میں رخنہ نہ ڈال سکے گا۔

ا۔ یعنی آپ، موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے اور آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (ص ۳۵)

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے محشی صاحب رقمطراز ہیں۔

آپ کو نبوت براہ راست، بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے اور آپ کی نبوت ذاتی ہے باقی انبیاء کو نبوت آپ کے واسطہ اور فیضان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے لہٰذا دوسرے انبیاء کی نبوت عرضی ہے (ص ۳۳)

علماء اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے جیسے صاحب قصیدہ بردہ نے لکھا ہے۔

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

(ترجمہ) اور جس قدر معجزے تمام رسل کرام لاتے ہیں سو بے شک آپ کے نور سے یہ ان کو ملے ہیں۔

www.Ahlehaq.com

فَاِنَّہٗ شَمسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

(ترجمہ) کیونکہ آپ بزرگی کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں اور جہالت کی تاریکیوں میں اس آفتاب کا نور لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں۔

۵ وَکُلُّھُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ

(ترجمہ) اور سب انبیاء آپ سے طلب کر رہے ہیں جیسے دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کا۔

اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے مولانا نانوتوی نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الایٰ (الایۃ)

السید المحقق محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے جو عبارت لکھی ہے وہ بڑی دل افروز اور روح پرور ہے اس کا یہاں نقل کرنا اپنے لئے اور ارباب ذوق کے لئے باعث سعادت تصور کرتا ہوں فرماتے ہیں۔ ومن ھنا ذھب العارفون الی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو النبی المطلق والرسول الحقیقی المشرع الاستقلالی و ان من سواہ من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام فی حکم المتبعیۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم (روح المعانی)

(ترجمہ) اس آیت سے استفادہ کرتے ہوئے عارفین نے فرمایا ہے کہ بنی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شریعت کے لانے والے حضور نبی مکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جملہ دیگر انبیا ء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع ہیں۔

دوسری دلیل :

عُلِّمتُ علوم الاولین والآخرین کی حدیث سے بھی آپ نے اپنا مدعا ثابت کیا ہے جس کی متعلقہ عبارت ابھی ابھی قارئین مطالعہ فرما چکے ہیں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

جب انبیاء کرام کو نبوت جیسی نعمت عظمیٰ حضور کی نگاہ فیض کا اعجاز ہے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو جس مرتبہ پر فائز فرمایا وہ اپنے حبیب کے واسطہ سے فرمایا ہے تو ہم خطا کار اگر اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے دردوالم کے درماں کے لئے، اپنی مشکلات کے حل اور مصائب سے نجات پانے کے لئے علمی، عملی، ذہنی اور روحانی کمالات کے حصول کے لئے اپنے محبوب نبی کو وسیلہ سمجھیں اور وسیلہ بنائیں تو ہم پر کفر وشرک کا فتویٰ کیوں صادر فرمایا جائے۔

محشی صاحب کی عبارت بھی پڑھیں اور لطف اندوز ہوں آپ صد ۵۵

پر حاشیہ ۱ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"اس تقریر سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وصف نبوت، اصلی اور ذاتی ہے اور باقی نبیوں کے لئے بالواسطہ اور بالعرض ہے اور نیز وصف نبوت میں باقی نبی آپ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو جو مرتبہ عطا کیا ہے پہلے انبیاء بھی آپ کے محتاج ہیں۔"

جب انبیاء میری سرکار کے محتاج ہیں تو ہم غریب و بے نوا بار گناہ کے نیچے دبے ہوتے، حصار رنج و غم میں گھرے ہوئے د وجدك عائلا فاغنی۔ اما السائل فلا تنهر کا مژدہ جانفزا سنتے ہوئے اپنے فقر و احتیاج کا دامن اس کریم کی بارگاہ جود و عطا میں پھیلا دیں گے وجد کناں یہ کہنے لگیں۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از برائے روئے تو

تو ہمارا نام اہل ایمان کی فہرست سے خارج کرنے کا انہیں کس نے حق دیا ہے اس عقیدہ کا اقرار اور اس کا برملا اظہار مولانا نانوتوی کریں تو وہ پکے مومن اور موحد بلکہ قاسم العلوم والخیرات کے لقب سے نوازے جائیں اور ہم مسکین ایسا ہی ایمان رکھیں تو ہمیں ابوجہل اور ابولہب سے بڑھ کر مشرک کہا جاتا ہے۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

www.ahlehaq.com

جس کو چاہا مومن کہہ دیا اور جس کو چاہا کافر و مشرک بنا دیا یہ آمرانہ اختیارات ان کو کس نے دے دیئے ہیں کیا مولانا کی مخلصانہ اپیل جس کے مطابق انہوں نے اپنی اس تالیف کا اختتام کیا ہے اس کا دردمندانہ لہجہ ان حضرات کو متاثر نہیں کر سکا۔ اس اپیل کے آخری جملے ہدیہ ناظرین ہیں۔

قارئین سے مخلصانہ اپیل:

الغرض ناظران اوراق کی خدمت میں عرض ہے کہ بے وجہ فوارہ کفر نہ بنیں کہ جو سامنے آیا ایک کفر کا چھینٹا جڑ دیا مولویوں کا یہ کام نہیں کہ مسلمانوں کو کافر بنائیں ان کا کام یہ ہے کہ کافروں کو مسلمان کریں اعتبار نہ ہو تو پہلے علماء کے افسانے یاد کرو۔ (ص ۹۳)

ان حضرات سے گزارش ہے کہ ملت کا شیرازہ اس طرح تو نہ بکھیریں کہ پھر اس کی شیرازہ بندی کا امکان ہی ختم ہو جائے۔ یہ خیر الامم، قدرت نے جس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سونپا ہے اور اس کو اس دین سرمدی کا امین اور علمبردار بنایا ہے اس کو پارہ پارہ کر کے اور فرقوں میں بانٹ کر ان کے درمیان شرک و کفر کے پہاڑ تو کھڑے نہ کر دیں مبادا ان کا شعور ہی ختم ہو جائے کہ وہ اس ملت بیضا کے افراد ہیں جن کے ماتھوں پر اللہ تعالیٰ کی بندگی کا نشان تابندہ ہے اور غلامی مصطفیٰ کا ہار جن

www.Ahlehaq.com

کے گلوں کی زینت ہے۔

نبوت ذاتی کی تیسری دلیل کے ضمن میں مولانا نانوتوی ایک حدیث سے استدلال فرماتے ہیں یقیناً یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہوگی۔

"علاوہ بریں حدیث کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین بھی اسی جانب مشیر ہے کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں ہو سکتا ہے کہ ایک جا یہ وصف ذاتی ہو اور دوسری جا عرضی اور فرق قدم و حدوث اور دوام و عروض فہم ہو تو اس حدیث سے ظاہر ہے ہر کوئی سمجھتا ہے کہ اگر نبوت کا ایسا قدیم ہونا کچھ آپ ہی کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا تو آپ مقام اختصاص میں یوں نہ فرماتے۔ (ص ۲۱)

مولانا کی اس تالیف کا مطالعہ کرتے ہوئے جب وہ دلائل سامنے آتے ہیں جن سے مولانا نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت مقام کو ثابت کیا ہے تو ہر مومن کا دل فرحت و انبساط سے لبریز ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شان محمدی کو کما حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ اسی میں ہماری سربلندی ہے اور اسی میں دارین میں ہماری سرخروئی کا راز مضمر ہے۔

☆

www.ahlehaq.com

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ تحذیر الناس میں کیا ایسی عبارات ہیں جن کا سہارا لے کر قادیانی مبلغین کو مرزا کی جھوٹی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹنے کا موقع مل گیا اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے مولانا کی ان عبارتوں کو استعمال کیا گیا۔

بنظر انصاف دیکھا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ تحذیر الناس میں متعدد ایسے مقامات اور متعدد ایسی عبارات ہیں جنہیں پیش کر کے دشمنان ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال سکتے ہیں۔

تحذیر الناس کے شارحین اور حاشیہ نگاروں نے پوری ایک صدی ان عبارات کی تشریح اور توضیح کرنے میں صرف کر دی ہے لیکن اب بھی جب کسی قاری کا گزر ان مقامات سے ہوتا ہے یا کوئی ان عبارات کو پڑھتا ہے تو ایک مرتبہ ضرور ٹھٹک کر رہ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر چند عبارات پیش خدمت ہیں۔

تحذیر الناس کا جو ایڈیشن میرے پاس ہے (مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ) اس کے ۳۲ صفحہ سے تحذیر الناس شروع ہوتی ہے۔ اس سے قبل صفحات پر مقدمہ اور دوسری چیزیں ہیں اصل کتاب کا پہلا پیرا ہی سادہ لوح مسلمانوں کے اذہان کو ہلا کر رکھ دیتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تمہید: بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ

اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارانہ ہوگی کہ اس میں ایک، تو خدا کی جانب نعوذ باللہ یاوہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد وقامت اور شکل ورنگ حسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت وفضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال ہے کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔" (صفحہ ۳۳-۳۲)

اس عبارت کے پڑھنے سے سب سے پہلے عقیدہ ختم نبوت کے

www.Ahlehaq.com

اس مفہوم کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے جس پر آج تک امت خاتم النبیین کا اجماع رہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی نہیں آ سکتا جس کسی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اس کو باجماع امت مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنا اور اس جہاد میں صدہا حفاظ قرآن اور ہزاروں جلیل القدر صحابہ کا جام شہادت نوش کرنا اور ایسے مدعی نبوت کا سر قلم کر دینا سنت صدیقی ہے اور اسی معنی پر خیر القرون قرنی یعنی صحابہ کرام کا اجماع اور اتفاق رہا اس وقت کسی نے حتیٰ کہ فاروق اعظم رضؓ نے بھی یہ مشورہ نہیں دیا کہ اتمام حجت کے لئے ان مدعیان نبوت سے یہ تو دریافت کر لیا جائے کہ وہ خاتم النبیین کے اصلی معنی باصطلاح مولانا نانوتوی ختم نبوت مرتبی کے قائل ہیں یا نہیں اور یہ کہنے کی تو شاید کوئی بھی جسارت نہ کر سکے کہ سارے صحابہ زمرہ عوام میں سے تھے ان میں سے کوئی اہل فہم نہ تھا جس پر یہ حقیقت روشن ہوتی کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ نیز ائمہ تفسیر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آیت قرآنی کی وہ تفسیر جو زبان رسالت نے فرمائی ہے وہ جملہ دیگر تفسیرات سے مقدم اور اعلیٰ ہے کوئی کتنا بڑا جید عالم ہو۔ نابغہ روزگار ہو۔ تفسیر نبوی کے مقابلہ میں اس کی تفسیر کی کوئی حیثیت نہیں۔ جب ہم کتب حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں بے شمار

www.Ahlehaq.com

ایسی احادیث ملتی ہیں جو درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جن میں حضور نے خود خاتم النبین کا مفہوم ختم نبوت زمانی فرمایا ہے بطور تبرک چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں۔

(۱) عن ثوبان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابو داؤد) کتاب الفتن

(ترجمہ) حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

گویا زبان نبوت نے خاتم النبیین کی تشریح یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ فرمائی ہے اس کا مفہوم ختم نبوت زمانی ہے۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی - الا انہ لا نبی بعدی - (متفق علیہ)۔

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک پر روانہ ہوتے وقت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ طیبہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا آپ کچھ پریشان ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ کے ساتھ ہارون کی تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۳۔ امام ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث روایت کی ہے۔

www.Ahlehaq.com

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب

(ترجمہ) اگر میرے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

۴۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت ولا رسول بعدی ولا نبی۔

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

۵۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنی اپنی صحاح میں نقل کی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم، نصرت بالرعب۔ احلت لی الغنائم۔ جعلت لی الارض مسجداً وطهوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔

(ترجمہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی۔

(۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا یعنی الفاظ مختصر اور ان میں معانی کا سمندر موجزن۔

(۲) رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی گئی۔

www.Ahlehaq.Com

(۳) میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔

(۴) میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا۔

(۶) میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

۶۔ آخر میں ایک اور حدیث سماعت فرمائیں جو بخاری نے کتاب المناقب کے باب خاتم النبیین میں درج کی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ وجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہٗ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ۔ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔

(ترجمہ) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

ان احادیث قطعیہ کے مقابلہ میں اپنی طرف سے ایک تفسیر کا اضافہ

www.Ahlehaq.com

ایک اچنبہ ہے۔

اس پر بس نہیں بلکہ یہ تصریح کرنا کہ خاتم النبیین کا مفہوم اگر ختم نبوت زمانی لیا جائے تو نہ آیت ہیں استدراک درست ہوگا اور نہ آیت مقام مدح کے لئے موزوں ہوگی ایک طرف تماشہ ہے یعنی ایک آیت مدح مصطفےٰ کے لئے نازل ہوئی مسلم اب اگر مولانا کی تشریح کو مانا جائے تو آیت مقام مدح کے مطابق ہوگی اور اگر خاتم النبیین کی تفسیر احادیث سے مذکور ہے۔ اگر اس کو مانا جائے تو یہ آیت مقام مدح کے لئے موزوں نہ رہے اور اس ہیں حبیب کبریا کی توصیف وثنا کا کوئی پہلو باقی نہ رہے۔

مولانا کا یہ ارشاد بجا اور سراسر حق کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تاج نبوت اور خلعت رسالت اپنے دست قدرت اور رحمت سے پہنائی اور باقی انبیاء کو نبوت ورسالت اور دیگر جن انعامات سے نوازا وہ براہِ راست نہیں بلکہ اپنے حبیب کے واسطہ اور ذریعہ سے یعنی سب سے پہلے تخت نبوت ورسالت پر نبی امی نے جلوس فرمایا اس کے بعد حضور کے فیض نگاہ سے باقی انبیاء کو نبوت عطا ہوئی لیکن اس سے نوسردر انبیاء کا اوّل الانبیاء کا اوّل الانبیاءً ہونا ثابت ہوئی نہ کہ آخر الانبیاء ہونا کہ ختم نبوت کا اثبات ہو اور اگر حضرت مولانا اس کے باوجود اس وجہ سے ہی حضور کو آخر الانبیاء

www.Ahlehaq.com

کہیں تو یہ ان کی اصطلاح ہو گی ولامشاحۃ فی الاصطلاح لیکن اس میں ایک عجیب نوعیت کا تکلف کرنا پڑے گا قاعدہ تو یہ ہے کہ گنتی ایک سے شروع کر کے سو تک پہنچا جائے اور ایک کا ہندسہ جس سے گنتی شروع ہوتی ہے اس کو اول کہا جائے لیکن اگر کوئی ایک کے ہندسہ کو آخری ہندسہ کہنے پر مصر ہو تو پھر اسے سو کی گنتی الٹی کرنا پڑے گی یعنی سو ننانوے۔ اٹھانوے، ستانوے اور آخر میں ایک اس تکلف بے جا کی زحمت اٹھانے کے بجائے ایک کو اول کہو اور دو تین چار گنتے ہوئے سو تک پہنچو بات بھی واضح اور تکلف سے بھی نجات۔

یہ مضمون کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہونے کے ساتھ ساتھ اول الانبیاء بھی ہیں حضرت مولانا سے پہلے بھی علماء ربانیین نے اسے بیان کیا ہے لیکن ان کے بیان سے نہ کوئی ذہنی انتشار پیدا ہوا اور نہ کسی دشمن ختم نبوت کو اپنے باطل کے لئے استدلال کا ادنی سا موقع بھی میسر آیا۔ اسی سلسلہ میں ابھی ابھی علامہ آلوسی کا قول بحوالہ روح المعانی آپ پڑھ چکے ہیں اس پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈال لیجئے۔

دلائل الخیرات کے شارح امام محمد المہدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک "الداعی"، (اللہ تعالی کی طرف دعوت دینے والا، بلانے والا) کی شرح میں بڑی وضاحت سے اس مضمون کو لکھا

www.Ahlehaq.Com

ہے اور اس کو سلف صالحین کے ارشادات سے مزین اور مؤید فرمایا ہے یہ بحث کئی صفحات پر پھیلی ہوئی ہے ساری بحث کا یہاں نقل کرنا تو دشوار ہے البتہ اس سے صرف ایک قول نقل کرتا ہوں۔

قال الشیخ ابو عثمان الفرغانی لم یکن داع حقیقی من الابتداء الی الانتہا الا ھذہ الحقیقۃ الاحمدیہ التی ھی اصل جمیع الانبیاء وھم کالاجزاء والتفاصیل لحقیقتہ وکانت دعوتھم من حیث جزئیتھم عن خلافۃ من کلھم لبعض اجزائہ وکانت دعوتہ دعوۃ الکل لجمیع اجزائہ الی کلیتہ والاشارۃ الی ذلک قولہ تعالی وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس۔ والانبیاء والرسل وجمیع اممھم وجمیع المتقدمین والمتاخرین داخلون فی کافۃ الناس وکان ھو داعیا بالاصالۃ وجمیع الانبیاء والرسل یدعون الخلق الی الحق عن تبعیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکانوا خلفاءہ ونوابہ فی الدعوۃ۔ (مطالع المسرات ص۱۰۸-۱۰۷)

(ترجمہ) شیخ ابو عثمان الفرغانی کہتے ہیں کہ ابتداء سے انتہا تک داعی حقیقی کوئی نہیں ہے۔ بجز اس حقیقت احمدیہ کے جو تمام انبیاء کی اصل ہے اور وہ اس کے اجزاء ہیں اور اس کی حقیقت کی تفصیلات ہیں۔ پس انبیاء کی دعوت بحیثیت جزئیت کے بایں وجہ تھی کہ وہ کل کے خلیفہ ہیں بعض اجزا

www.Ahlehaq.Com

کے لئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ایسی تھی جیسے کل کی دعوت تمام اجزاء کو اپنی کلیت کی طرف سے۔ اور اک ارشاد الٰہی میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

وما ارسلناك الا كافة للناس کہ ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بناکر بھیجا اور سارے انبیاء، رسول اور ان کی ساری امتیں سارے متقدمین اور سارے متاخرین کافۃ الناس میں شامل ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحیثیت اصل ہونے کے داعی ہیں اور تمام انبیاء ورسل مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تبعیت اور پیروی میں دعوت دیتے تھے تمام انبیاء ورسل دعوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے اور نائب تھے"

ان عبارات کو پڑھنے سے مدعا بھی واضح ہوجاتا ہے اور دل میں کسی شک وشبہ کا گزر تک بھی نہیں ہوتا۔ لیکن مولانا نانوتوی کی اس تشریح و توضیح سے مقصد واضح نہیں ہوا بلکہ مشکوک ومبہم ہوگیا۔ مدعا سمجھا نہیں بلکہ اس کو سمجھنے کی کوشش کرنے والے خار دار جھاڑیوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں اور ختم نبوت کے خلاف سازش کرنے والے قادیانیوں کو موقع مل گیا کہ وہ مولانا کی ان عبارات کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کریں اور سینکڑوں سادہ لوح اہل ایمان کے لئے خطرات پیدا کریں۔

www.Aalehaq.com

جب کوئی علم کلام کا ماہر یہ لکھے کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم ختم نبوت مرتبی ہے اور اگر اس سے مراد صرف ختم نبوت زمانی کی جائے تو پھر یہ آیت اس قابل نہیں رہتی کہ اسے مقام مدح میں ذکر کیا جائے اور ساتھ ہی اس جملہ کا اضافہ کر دے "مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" تو اسے پڑھ کر منکرین ختم نبوت کی خوشی کی انتہا نہ رہے گی۔ یہ کہنے سے اب انہیں کون روک سکتا ہے کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم تو ختم نبوت مرتبی ہے اور اس حقیقی مفہوم کو ہم نے ہی سمجھا ہے اور چار دانگ عالم میں نبوت محمدی کا پرچار کرنے والے ہم لوگ ہی ہیں باقی رہا ختم نبوت زمانی کا عقیدہ تو یہ عوام کالانعام کا اخذ کردہ مفہوم ہے ہم عوام کالانعام کے پیرو کار نہیں کہ نبوت کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے مقفل کر دیں اور نوروحی کی تجلیوں اور ضیائے نبوت کی تابانیوں سے بنی نوع انسان کو محروم کر دیں اس لئے مرزا غلام احمد کو نبی مان کر ہم نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا کہ ہم دائرہ اسلام سے خارج کر دیئے جائیں ہم نے تو عوام کی پیروی چھوڑ کر اہل فہم کی تحقیق کو سینے سے لگایا ہے اہل فہم کے نقوش پا کو اپنا خضر راہ سمجھنے والے اگر اہل زیغ و ضلال ہیں تو عوام کالانعام کو اپنا راہنما بنانے والے ہدایت یافتہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

پھر آپ ہزار بار کہیں کہ ختم نبوت زمانی۔ ختم نبوت مرتبی کو مستلزم ہے

www.Ahlehaq.Com

یا ہم نے تقدم و تاخر زمانی ہیں بالذات فضیلت کی نفی کی ہے مطلق فضیلت کا انکار نہیں کیا تو آپ کے ان ارشادات کو وہ کبھی درخور اعتنا نہ سمجھیں گے آپ کے دلائل سے آپ کے حصار دین پر تابڑ توڑ حملے کرنے سے وہ ہرگز باز نہیں آئیں گے۔

مولانا نانوتوی نے سنگین قسم کی غلط فہمیوں کو جنم دینے والے اس مضمون کو فقط ایک بار تحذیر الناس میں ذکر کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسے بار بار دہرایا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جب پہلی بار میں نے تحذیر الناس کا مطالعہ کیا تو میری توجہ ان خطرناک نتائج کی طرف مبذول نہ ہوئی جو مولانا کی بعض عبارات پر مرتب ہوتے ہیں جن کا ذکر اب کیا جارہا ہے اس وقت میرا ذہن اس دریافت پر ہی شاداں و فرحاں ہو کر مطمئن ہو گیا تھا کہ ہم اہل سنت کے عقائد کی تصدیق و تائید مولانا کی عبارتوں سے بھی ہو رہی ہے اور ان اقتباسات کو پیش کر کے ہم ان لوگوں کو ان کی دل آزار روش سے باز رکھنے میں کامیاب ہوں گے جو بلاوجہ اہل سنت کو مشرک و کافر کہنے میں اپنا سارا زور علم صرف کر رہے ہیں۔ ختم نبوت زمانی کو اہم ثابت کرتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں۔

"بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدباب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔" صہ۳

www.Ahlehaq.com

گویا ختم نبوت زمانی جس کا ثبوت احادیث نبوی سے ہوتا ہے اس کے باعث تو فضیلت نبوی دوبالا نہیں ہوتی بلکہ گھٹ جاتی ہے اور اس نئی تشریح سے شان نبوی بلند ہو جاتی ہے۔

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تحذیر الناس کے اس ایڈیشن کا مقدمہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود۔ ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر نے تحریر کیا ہے اس کے مطالعہ سے میرے جیسے عوام کے نزدیک کتاب کا مفہوم مزید الجھ کر رہ گیا ہے میں ان کا ایک اقتباس یہاں درج کرتا ہوں۔ اور قارئین سے ملتمس ہوں کہ وہ بھی اس کا غور سے مطالعہ کریں یہ اقتباس اس ایڈیشن کے صفحہ ۱۳ سے شروع ہو کر صہ ۱۴ کے آخر پر ختم ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

" آیئے ! پہلے اس پر غور کریں کہ حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین کہنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور معلوم کریں کہ آپ کو کس وجہ سے آخری نبی بنایا گیا اس کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔

۱۔ کیونکہ آپ کی لائی ہوئی کتاب کی ابدی حفاظت کا وعدہ تھا اس لئے آئندہ کسی نبی کی ضرورت نہ تھی آپ پر نبوت و رسالت کا دروازہ اس لئے بند فرمایا کہ اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

۲۔ منظور باری تعالیٰ تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو آخر سلسلہ

www.Ahlehaq.Com

کہیں ختم بھی تو کرنا تھا اس لئے آپ کو آخری نبی کہا اعلان کی وجہ یہ تھی کہ ان مدعیان نبوت کا سدباب کیا جاتے جو آپ کے بعد جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔

۳۔ آپ کا دین ہر لحاظ سے کامل و مکمل تھا اس لئے آپ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہ ہوسکتی تھی جب ضرورت ہی باقی نہ رہی تو آپ کو آخری نبی بنا دیا۔

۴۔ علم الٰہی میں مقدر تھا کہ آپ کی تیار کردہ جماعت صحابہ کرام اس دین کے آخر تک وفادار رہیں گے اور علماء امت کا ایک طبقہ آخر دنیا تک حق پر قائم رہے گا اس لئے آپ کی ذات پر نبوت کا دروازہ بند فرمایا کیونکہ کار نبوت ورثۃ الانبیاء کے ذریعہ تا آخر قائم رہنا تھا۔

یہ وجوہ بے شک برحق ہیں لیکن علت العلل نہیں بنیادی وجہ ایسی ہونی چاہیئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی شان پہنچی ہو پہلی وجہ میں قرآن کی شان کا بیان ہے دوسری میں امت کی تینوں سے حفاظت اس کی اساس ہے تیسری میں دین کی شان ملحوظ ہے چوتھی میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء امت کی وفاداری کا ذکر ہے لیکن ان کمالات کا دائرہ جس مرکز کے گرد گھوم رہا ہے اس کی اپنی شان کہیں اس کا باعث معلوم نہیں ہوتی حالانکہ اصل بات وہ ہونی چاہیئے علۃ العلل

وہ ہو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی شان اور مقام کو شامل ہو۔

یہ وجوہ اپنی جگہ درست ہیں، لیکن یہ سب آپ کی شان خاتمیت کے آثار ہیں ان کے پیچھے علت العلل وہ قرار دی جاتے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق ہو۔ حضرت مولانا محمد قاسم اس علت العلل کی راہنمائی کرنا چاہتے ہیں وہ علۃ العلل آپ کے الفاظ میں یہ ہے۔

بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوائے آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض۔ (تحذیر الناس ص۴۲)

اس اقتباس کا بخلوص نیت اور بدقت نظر مطالعہ کرنے سے میں جس ہوشربا نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ درج ذیل ہے۔ لکھتے ہیں۔

"ختم نبوت کی بنیادی وجہ ایسی ہونی چاہیئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی شان لپٹی ہو"

گویا قرآن کریم جیسے کامل و مکمل صحیفۂ ہدایت جو ہر تحریف و تصرف سے محفوظ ہے کے حامل ہونے میں آپ کی شان لپٹی ہوئی نہیں۔ آپ، جو دین حق اور جامع نظام حیات لے کر تشریف لائے ہیں اس میں آپ کی شان لپٹی ہوئی نہیں۔

صحابہ کرام کی ایک قدسی صفات جماعت تیار کرنا جو اپنے خدا اور رسول سے پیمان وفا باندھ چکے ہیں کوئی مصیبت انہیں اس پیمان کو توڑنے

www.Ahlehaq.com

پر آمادہ نہیں کرسکتی خواہ ان کو اس جرم کی پاداش میں دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹنا پڑے تختہ دار پر چڑھ کر موت کا پھندا گلے میں ڈالنا پڑے تپتی ہوئی زمین پر انہیں لٹا کر بھاری بھرکم پتھر ان کے سینوں پر رکھ دیئے جائیں انہیں اپنا گھر بار چھوڑنا پڑے، میدان جنگ میں دشمنوں کے تیر و سنان کا ہدف بننا پڑے وہ ان تمام ہلاکت آفرینیوں کو بصد مسرت گوارا کرتے رہیں لیکن اپنے رسول کریم کے دست اقدس میں اپنا ہاتھ دے کر جو عہد وفا انہوں نے باندھا ہے اس سے انحراف انہیں گوارا نہ ہو ایسے جوانمرد اور پاکباز مریدین کی جماعت تیار کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان لپٹی ہوئی نہ ہو (یہ لپٹی ہوئی کا لفظ ڈاکٹر صاحب کا پسندیدہ ہے) تو پھر ڈاکٹر صاحب ہی بتائیں کہ مشتاق نگاہیں شان احمدی کو کہاں تلاش کرنے جائیں دل بے قرار بارگاہ حسن مصطفوی میں کہاں جا کر خراج عقیدت پیش کرے حیرت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے محبوب بندے کو جلیل القدر شانوں سے مشرف کر کے مبعوث فرمایا وہ تو اپنے حبیب کی شانوں کو اپنے کلام معجز نظام میں یوں بیان فرمائے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ دوسری جگہ ارشاد فرمائے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا۔ (الآیۃ)

www.Ahlehaq.com

اس مضمون کی بے شمار آیات ہیں جہاں شان مصطفےٰ بیان کی گئی ہے
ان سب آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ میرا نبی مکرم کتاب مجید کی آئیتیں پڑھ
کر سناتا ہے میرے کلام کے معارف و اسرار کو آشکارا کرتا ہے اپنی نگاہ
فیض اثر سے کفر و شرک سے آلودہ دلوں کو پاک کر کے وفا شعاروں کی
ایک جماعت تیار کرتا ہے جن کے بے پایاں ایثار اور بے مثالی جانی
ومالی قربانیوں کے طفیل دین حق کا یہ چشمہ شیریں اب تک رواں دواں ہے
اور تا ابد رواں دواں رہے گا جن کے رکوع سجود کا مقصد وحید صرف اس کی
رضا کا حصول ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی مدح و توصیف اس طرح کرتا ہے
لیکن ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور میں شان رسالت لپٹی ہوئی نہیں
ہے لیکن ان کمالات کا دائرہ جس مرکز کے گرد گھوم رہا ہے اس کی اپنی شان
کہیں اس کا باعث معلوم نہیں ہوتی۔ جدید تحقیقات کے مداحوں کے لئے
تو ڈاکٹر صاحب کی تحقیق ہی قابل تسلیم ہو گی اس لئے کہ یہ جدید ہے لیکن
گستاخی معاف۔ غلامان مصطفےٰ جاں نثاران حبیب کبریا صلوٰۃ اللہ سلامہ
علیہ وعلیہم تو صرف انہی حقائق کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور انہیں
حرز جان بنائیں گے جو ہمارے مرشد کریم کے خالق ومالک نے اپنے
بے نظیر و بے مثال بندے کی شان کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار نہیں بار بار
انہیں بیان فرمائے ہیں تحذیر الناس کے اس ایڈیشن کے صفحہ ۵۶

www.Ahlehaq.com

پر مولانا نانوتوی پھر لکھتے ہیں۔

"غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مگر جیسے اطلاق خاتم النبیین اس بات کا مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہیئے"

صہ سے شروع ہونے والی یہ سطور بھی ملاحظہ فرمائیں ان میں بھی اس مضمون کا اعادہ ہے۔

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" صہ ۵-۶

آپ خود سوچئے اور بتایئے کہ ان عبارات سے مرزائیوں کو اپنی

www.ahlehaq.com

جھوٹی نبوت کے حق میں غل غپاڑہ مچانے کا موقع میسر نہیں آگیا۔ اگر اور بالفرض جیسے الفاظ سے صرف وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لئے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ حقیقیہ اور ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان بعد المشرقین ہے لیکن ایسے جملوں کا لکھنا جن سے باطل کو تقویت ملے اور اسے اپنی دکان سجانے کا موقع میسر آئے ایک عالم کے لئے کسی طرح روا نہیں۔ اس آخری اقتباس کے خط کشیدہ جملے تو دل ودماغ کو لرزا دینے والے ہیں۔ بادی النظر میں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ مولانا نانوتوی حضورؐ ختمی مرتبت کے لئے ختم نبوت مرتبی ثابت کر کے صرف اس بات کی نفی کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی نبی حضورؐ کے مماثل ہو یا حضور سے افضل ہو۔ ان فقروں کو پڑھ کر مرزا قادیانی دجال کے مکار وعیار پیروکار بہانگ دہل یہ اعلان کر سکتے ہیں بلکہ کرتے رہتے ہیں کہ ہم مرزا کو صرف نبی مانتے ہیں۔ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل بلکہ ہم تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضورؐ کی نگاہ فیض سے فیض یاب ہو کر مرزا نے دنیا کے گوشہ گوشہ میں آپ ہی کے دین کا پرچار کر رہے ہیں ہم نے کب دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے یا حضورؐ کا ہم مثل ہے اپنے اس

www.Nafseislam.com

لغو دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے وہ مرزا اور اس کے خلفاء کی تصنیفات
سے اقتباسات کے ڈھیر لگا سکتے ہیں اور مرزا کے قصائد اور اس کے امتی
شعراء کے دیوانوں سے صدہا اشعار پیش کر سکتے ہیں کیا اس قسم کی تحقیقات
سے جمہور مسلمین کے عقیدہ ختم نبوت پر یلغار کرنے کے لئے افرنگی استعمار
کے ذلہ خواروں اور ریزہ چینوں کے لئے دروازہ نہیں کھول دیا گیا۔ اس
قسم کی عبارتوں سے ٹھوکر کھا کر گمراہ ہونے والوں کا آخر کون ذمہ دار ہو گا۔
یہی ہولناک خدشات تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان
قدس سرہ کے قلب حساس کو بے چین کر دیا اور انہوں نے بلا خوف لومۃ لائم
تحذیر الناس کی اس قسم کی عبارتوں پر شدید نوعیت کی گرفت کی۔ امام اہلسنت
کی بے لاگ تنقید نے دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کو چونکا دیا اور انہیں
ان عبارات کی ایسی تاویلات کرنے پر مجبور کر دیا جن سے ان خطرات خدشات
کی پیش بندی کی جا سکے جو اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد ملت اسلامیہ
کے مطلع ایمان پر کالی گھٹائیں بن کر چھانے لگے تھے اگر امام اہل سنت
چپ سادھے رہتے اور جرأت کے ساتھ ان خطرات کی نشاندہی نہ
کرتے اور آپ کے دل و دماغ میں اتر جانے والی اس تنقید سے متنبہ ہو
کر علماء دیوبند اپنا زور قلم برسہا برس تک ان عبارات کا ایسا محمل تلاش
کرنے میں صرف نہ کرتے جو کتاب و سنت سے بھی ہم آہنگ ہو اور

www.Alahazrat.Com

مولانا نانوتوی کے صحیح عقائد کی بھی عکاسی اور ترجمانی کرتا ہو تو معلوم نہیں مرزائی بھیڑیے کتنے بے شمار سادہ لوح مسلمانوں کو اپنا ترنوالہ بنا لیتے۔ آپ کی اس بے باک تنقید کے باعث مسلمان بیدار ہو گئے اور اسلام کے خلاف مرزائی جو ناپاک سازشیں کر رہے تھے ان ہیں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن مقام تاسف ہے کہ بجائے اس کے کہ امام اہل سنت کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا جاتا اور ان کی اس بر وقت تنبیہہ پر بے لاگ ممنونیت کا اظہار کیا جاتا الٹا آپ پر طعن و تشنیع کے تیروں کی بارش شروع کر دی گئی۔ اتنا زور قلم شاید امت مرزائیہ کے دجل و فریب کے تار و پود بکھیرنے میں صرف نہیں کیا گیا جتنا زور قلم اور زور زبان اعلیٰ حضرت کی تابندہ تر از مہر و ماہ شخصیت پر کیچڑ اچھالنے میں صرف کیا گیا اور تو اور آپ کو انگریز کا وظیفہ خوار کہنے سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔ شاید ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا جھوٹ اور سنگین بہتان ہے۔ جس مرد درویش کے فقر غیور نے عمر بھر کسی رئیس یا نواب کے پاس جانا تک گوارا نہ کیا۔ جس نے اصحاب ثروت کے سامنے اپنی ذات تو کجا اپنے دینی پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دست سوال دراز نہیں کیا۔ بلکہ حرف مدعا زبان پر لانا بھی اپنے عقیدۂ توحید کے منافی سمجھا۔ ساری عمر اپنی خداداد بے پناہ علمی، ادبی صلاحیتوں کو اپنے رب کریم

www.Ahlehaq.Com

کے محبوب کریم کی مدح سرائی میں صرف کرتا رہا۔ اس کی خودداری اور غیرت عشق کی ترجمانی کے لئے اس کا یہ ایک شعر ہی کافی ہے ۔

کروں مدح اہل دول رضا، پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارۂ نان نہیں

یہ نعرۂ حق آپ نے اس وقت لگایا جب آپ کو اپنے دینی ادارہ کے لئے سرمایہ کی شدید ضرورت تھی کسی دوست نے مشورہ دیا کہ "نان پارہ" ریاست کا والی آپ کا بڑا گرویدہ اور عقیدتمند ہے اگر آپ چند شعر اس کی تعریف میں لکھ کر بھیج دیں اور اسے اس اہم دینی خدمت کی طرف متوجہ کریں تو وہ اپنی ریاست کے خزانوں کا منہ آپ کے لئے کھول دے گا اس سے نہ صرف یہ کہ آپ کے دینی ادارہ کے لئے ایک عظیم الشان اور وسیع عمارت تعمیر ہو جائے گی بلکہ آپ کے علمی جواہر پارے یعنی تصنیفات زیور طبع سے آراستہ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ کو منور کرنے لگیں گی اس ناصح مشفق کے اس سراپا خلوص مشورہ کو آپ خاموشی سے سنتے رہے جب وہ حق نصیحت ادا کر چکا تو آپ کے سینہ میں ٹھاٹھیں مارنے والے بحر عشق مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا کی ایک موج نے اس شعر کی صورت میں ایک گوہر یکدانہ ساحل پر پھینک دیا تاکہ اس کی کرنوں کی شوخی راہ روان جادۂ تسلیم و رضا کے اندھیروں کو منور کرتی رہے جو ہستی اپنوں کے سامنے دین کی خاطر دست سوال دراز کرنا

www.Alahazrat.com

تو کجا، حرفِ مدعا زبان پر لانا بھی اپنے عقیدہ توحید اور جذبہ عشق کی توہین سمجھتی ہو وہ بھلا دین وملت کے دشمنوں کے ساتھ ساز باز کر سکتی ہے؟ ناممکن۔

ملتِ اسلامیہ کے دشمنوں سے ساز باز کرنے والے انگریز اور ہندو کی وفاداری کا طوق گلے میں سجانے والے اور لوگ ہیں بے لاگ مورخ نے ان کی کارستانیاں تاریخ کے صفحات پر ریکارڈ کر دی ہیں جن کی سرانڈ سے اہل دل کے دماغ پھٹ رہے ہیں۔ اعلیحضرت امام اہل سنت کو اس احسان کا، الزامات، بہتان تراشیوں اور فحش گالیوں کی صورت میں جو صلہ دیا گیا اور اب تک مسلسل دیا جا رہا ہے اس میں قطعاً حیرت کی کوئی بات نہیں۔ اہل حق کے ساتھ ایسا ہوتا رہا ہے اور ایسا ہی تا قیام قیامت ہوتا رہے گا مقامِ رضا کو اپنی منزل بنانے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ جادۂ حق پر قدم رکھنے سے پہلے ان مشکلات کا جائزہ لے لیں جن کا پیش آنا اس راہی کے لئے ناگزیر ہے اگر ان میں ان جوانمردوں کا حوصلہ اور ہمت ہے تو بسم اللہ۔ ورنہ طالبان عافیت کو اس بحرِ امواج کی متلاطم لہریں صاف الفاظ میں کہہ رہی ہیں۔

ع اگر خواہی سلامت بر کنار است

سلامتی کی آرزو ہے تو اس سمندر میں چھلانگ مت لگاؤ خاموشی سے کنارے

www.Alahazrat.com

پر بیٹھے رہو اور اہل عزیمت کا تماشہ دیکھتے رہو کہ وہ اس راہ میں حائل ہونے والی چٹانوں کو کس طرح اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ریزہ ریزہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور کس قوت اور عزم سے اپنی امیدوں کے سفینوں کو قہر آلود موجوں اور ہلاکت آفریں گردابوں کا منہ چڑاتے ہوئے اپنے مہینوال کی طرف بشوق فراواں بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔

یہ فقیر اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور ناتوانیوں کے باعث یہ مقالہ تحریر کرنے کے لئے وقت نہ نکال سکتا اگر تحذیر الناس کے اس جدید ایڈیشن کے مقدمہ کے دو جملے نہ پڑھتا۔ یہ مقدمہ علامہ ڈاکٹر اور ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی جناب خالد محمود صاحب نے تحریر کیا ہے یہ دو جملے انہوں نے اس فقیر کے اس خط کے تناظر میں لکھے ہیں جس خط کا ذکر میں نے ابتدا میں کیا ہے۔ دل تو گوارا نہیں کرتا کہ وہ دلخراش اور جذبات کو لہو لہان کرنے والے جملے لکھ کر قارئین کرام کو ایک روحانی کرب میں مبتلا کروں لیکن کیوں کہ ان جملوں کو لکھنے کی ذمہ داری انہوں نے میرے خط پر ڈالی ہے اس لئے بامر مجبوری دل پر پتھر رکھ کر ان کو نقل کر رہا ہوں۔ علامہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"اسے بار بار مطالعہ کریں اور مولانا احمد رضا خان کے علم و دیانت کی داد دیں۔ خان صاحب نے کس جہل و خیانت کا لباس پہن کر..... انکار ختم نبوت کا الزام لگایا ہے" صد ۲۴

www.ahlehaq.com

کبھا اہل تحقیق کا قلم اختلاف رائے کا اظہار کرتے وقت اس حد تک
بہک جاتا ہے اور بھٹک جاتا ہے کہ سننے والوں کو تے آنے لگتی ہے
ہم نے تو اہل علم سے یہ سُنا ہے اور ان کی کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ
حضرت فاروق اعظم جیسی پیکر سطوت وجبروت ہستی پر کھلی مجلس میں ایک
اعرابی نے اٹھ کر اعتراض کیا اور لاسمعا ولا طاعۃ کا نعرہ لگا دیا یعنی اے عمر!
جب تک تم یہ نہ بتاؤ کہ یہ قمیص جو تم نے اس وقت پہن رکھی ہے اس کا
کپڑا کہاں سے لیا ہے اس وقت تک ہم نہ تمہاری کوئی بات سُنیں گے
اور نہ تمہارا کوئی حکم مانیں گے۔ وہ عمر جن کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ جس گلی
سے وہ گزرتے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا، جن کی سطوت کی یہ کیفیت
تھی کہ ان کا نام سنتے ہی قیصر و کسریٰ پر لرزا طاری ہو جاتا۔ وہ عمر اعرابی کے
اس اعتراض پر کسی غیظ و غضب کا اظہار نہیں کرتے بلکہ بڑے اطمینان
سے صورت حال کی وضاحت کر کے معترض کے دل میں شک کا جو کانٹا
چُبھ رہا تھا اور اس کو بے چین کر رہا تھا اس کو نکال باہر پھینک دیتے ہیں
جب امیر المومنین کی یہ کیفیت ہے تو ما و شما کو کب یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ
کسی علمی گرفت پر یوں سیخ پا ہوں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی ایسی
آراء ہیں جن سے ان کے مایہ ناز شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد
نے اختلاف کیا لیکن ہم نے کہیں نہیں پڑھا کہ امام اعظم نے اپنے

www.Ahlehaq.com

تلامذہ کے اختلاف پر یوں برہمی کا اظہار کیا ہو یا ان پر جہل وخیانت کا الزام لگایا ہو۔ جب سے اپنے آپ کو عالم اور علامہ کہلانے والوں میں یہ تنگ نظری اور زود رنجی پیدا ہوگئی ہے اس وقت سے ہی امت میں علمی، فکری اور تحقیقی انحطاط وزوال کا آغاز ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سلف صالحین کے نقوشِ پا پر چلنے کی حق کے لئے اختلاف کرنے کی اور فراخدلی وحوصلہ مندی سے اختلاف برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

اگرچہ تحذیر الناس میں متعدد ایسی عبارتیں ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے قاری کو تذبذب میں مبتلا کر دیتی ہیں اور جن سے منکرین ختم نبوت نے بجا یا بے جا فائدہ اٹھایا ہے اور بہت سے لوگوں کو نعمت ایمان سے محروم کر دیا ہے لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحتہ سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ص۴۷ کے

www.Ahlehaq.Com

آخر میں وہ رقمطراز ہیں۔

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال" جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جب تواتر عدد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا ان کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔" ص۴۷

دل تو چاہتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی اس اثر کے بارے میں بھی کچھ لکھوں جس کی تحقیق و تشریح کرتے ہوئے مولانا نانوتوی صاحب کو دشوار گزار اور پُر خار وادیوں کو عبور کرنا پڑا۔ لیکن اس اثر کے بارے میں جب مولانا نے خود صراحت سے یہ لکھ دیا ہے کہ:

"ہاں بوجہ عدم ثبوت قطعی نہ کسی کو تکلیف عقیدہ دے سکتے ہیں اور نہ کسی کو بوجہ انکار کافر کہہ سکتے ہیں۔" ص۳۴

اس کے بعد یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس اثر کے بارے میں دماغ سوزی

www.Ahlehaq.com

کی جائے اور اس غیر ضروری بحث میں الجھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کیا جائے۔

یہ فقیر تو بصد حسرت مولانا کے متعلق بھی یہ کہنا ہے کہ کاش وہ اس اثر کو اتنی اہمیت نہ دیتے اور جتنا وقت انہوں نے اس کی وضاحت میں صرف کیا ہے کسی اور اہم موضوع کے الجھے ہوتے گیسو سنوار نے میں صرف کرتے۔ اس پرفتن دور اور ان پُر آشوب حالات میں جبکہ اسلام کا چراغ گل کرنے کے لئے اور اس کے پرچم کو سرنگوں کرنے کے لئے الحاد و لادینیت کے طوفان امڈ امڈ کر آرہے ہیں۔ ان کا رُخ پھیرنے کے لئے اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں کی خدمت میں قرآن کریم کی یہ آیت پیش کر کے اپنی ان معروضات کو ختم کرتا ہوں۔

واطیعو اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ (الانفال ۴۶)

(ترجمہ) اور اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور اکھڑ جائے گی تمہاری ہوا اور (ہر مصیبت میں) صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلمًا والحقنی بالصالحین - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - وتب علینا انک انت التواب الرحیم -

خادم العلم والعلماء محمد کرم شاہ

من علماء الازہر الشریف سجادہ نشین آستانہ عالیہ

امیریہ عمید دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

۷، شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ

۱۷، اپریل ۱۹۸۶ء

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

قرآن کتاب ہدایت ہے۔
مکمل ضابطہ حیات ہے۔

قرآن ہماری دنیوی اور اخروی کامیابی کا ضامن ہے

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری کی معرکہ آرا تفسیر

خوبصورت ترجمہ بہترین تفسیر

ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ: جس کے ہر لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

تفسیر: اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارمغان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور